جمعہ | 9۔جنوری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 8 | جمعہ 10 رمضان ۔1418ھ 9 صلح 1377ھش 9۔جنوری 1998ء

اقرار کافی نہیں بلکہ عمل بھی ضروری ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کیا انسانوں نے گمان کر لیا ہے کہ ہم آمنا ہی کہکر چھٹکارا پالیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 22)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر (دین حق) کی عزت کے لئے دل میں محبت نہیں ہے، تو عبادت بھی بے سود ہے، کیونکہ عبادت محبت ہی کا دوسرا نام ہے۔ وہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جس پر کوئی سلطان نازل نہیں ہوا، وہ سب مشرک ہیں۔ سلطان تسلط سے لیا گیا ہے جو دل پر تسلط کرے اس لئے یہاں دلیل کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

عبادت کیا ہے۔ جب انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے۔ جب انتہا درجہ کی امید ہو۔ انتہا درجہ کا خوف ہو۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ غیراللہ کی عبادت کا اتنا ہی مفہوم نہیں ہے کہ سجدہ نہ کیا جاوے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے مختلف مدارج ہیں۔ اگر کوئی مال سے انتہاء درجہ کی محبت کرتا ہے، تو وہ اس کا بندہ ہوتا ہے۔ خدا کا بندہ وہ ہے جو خدا کے سوا اور چیزوں کی حد اعتدال تک رعایت کرتا ہے۔ (دین حق) میں محبت و امید منع نہیں ہے، مگر ایک حد تک۔

اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ جو خدا سے محبت کرتے ہیں اسی سے ڈرتے اسی سے امید رکھتے ہیں۔ وہ ایک سلطان رکھتے ہیں، لیکن جو نفس کے تابع ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے جو محکم طور پر دل کو پکڑے۔ غرض انسان کا کوئی فعل اور قول ہو جب تک وہ خدائی سلطان کا پیرو نہ ہو۔ شرک کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 477)

ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

خوش قسمت وہی ہے جو باتوں سے فائدہ اٹھائے جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔ مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقوں سے رضاء جوئی اللہ تعالیٰ کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اول مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جو کی دی تھی۔ بعد میں آنے والا کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تھا۔ سائل کو دو دکھی کو دو۔ ذوی القربیٰ کو دو۔ (-) سنوار کر پڑھو۔ مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی غرض معروض کرو تاکہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی میں، امیری میں، مشکلات میں، مقدمات میں ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ تقویٰ کا ابتداء دعا خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگوں میں شامل ہونے سے ہے۔ جن کی نسبت فرمایا ہے کہ (-) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت دکھلائی۔ تقویٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ (-) چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں۔ اس قدر تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے۔ جس کے ذمہ موت کے

باقی صفحہ 7 پر

اراکین مجلس افتاء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یکم دسمبر 1997ء تا 30 نومبر 1998ء کے لئے مجلس افتاء کے درج ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اراکین کے لئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(1) محترم مرزا عبدالحق صاحب (صدر)
(2) محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب (نائب صدر اول)
(3) محترم شیخ مظفر احمد صاحب (نائب صدر دوم)
(4) محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب (سیکرٹری)
(5) محترم سید محمود احمد صاحب ناصر
(6) محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
(7) محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
(8) محترم مجیب الرحمان صاحب
(9) محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
(10) محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
(11) محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
(12) محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب
(13) محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
(14) محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب
(15) محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
(16) محترم چوہدری محمد صدیق صاحب
(17) محترم سید احمد علی شاہ صاحب
(18) محترم عبدالسمیع خان صاحب
(19) محترم ملک جمیل الرحمان صاحب رفیق
(20) محترم ظہیر احمد خان صاحب

اعزازی اراکین

(1) محترم عبدالوہاب بن ادم صاحب (غانا)
(2) محترم عبدالسلام میڈسن صاحب (ڈنمارک)
(قائمقام سیکرٹری مجلس افتاء)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب کی طرف سے عطا کردہ نام سفیر احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم صادق محمد صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ قول کی طرف دیکھو۔ قائل کی طرف مت خیال کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

9 صلح 1377 ہش   9 جنوری 1998ء

آیئے ہم مجسم دعا بن جائیں

جہاں تک دعا کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دعا خدا تعالیٰ سے کچھ مانگنے کو کہتے ہیں۔ کوئی شخص کیا مانگتا ہے یہ اس کی اپنی ضروریات سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ فلاں قسم کی دعا خاص طور پر کی جائے اور اس پر زیادہ زور دیا جائے اور فلاں قسم کی دعا کو عمومی رنگ ہی میں رہنے دیا جائے۔ مثلاً ہماری روزمرہ کی ضروریات جو عام طور پر پوری ہوتی ہی رہتی ہیں۔ ان کے متعلق کسی کو گڑگڑا کر دعا کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب ایک شخص مشکل میں پھنس جاتا ہے یا محسوس کرتا ہے کہ روحانی طور پر اس میں گراوٹ آگئی ہے تو اسے گڑگڑا کر دعا کرنی چاہئے۔ بہرحال دعا خدا تعالیٰ سے مانگنے کا نام ہے اور خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ گویا کہ ہماری ہر دعا کسی نہ کسی طرح قبول ضرور ہو جاتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں دے گا تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے وعدے کی ایفاء نہ کرے۔ یہ ہو سکتا ہے اور یہ عام طور پر ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ نہ ملے اور کچھ اور مل جائے اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں اگر وہ مضر ہے تو اس کا ضرر ہمیں نہ پہنچے۔ گویا کہ دعا کے نتیجے تو مختلف طریق پر ہمارے سامنے آ سکتے ہیں لیکن دعا کا نتیجہ ضرور نکلتا ہے ہم مانگتے ہیں اور ہماری بات کو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور اپنے وعدے کے مطابق اسے پورا کرتا ہے۔

پس دعا ہماری زندگی کا ایک ایسا لازمی جزو ہے کہ جس سے ہم الگ ہو ہی نہیں سکتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دعا عمومی رنگ میں مانگی جائے۔ یا بڑے الحاح کے ساتھ مانگی جائے مانگی ضرور جانی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان دعا سے غافل ہو جائے۔ دراصل دعا سے غافل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ ہی سے غافل ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کو اور اس کی قدرتوں کو اور اس کی صفات کو سمجھنے سے قاصر ہو گیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ہم آپ کے خطبے کا ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ فرمایا:-

"مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہے۔ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانے میں قائم ہوا اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو' آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں مجسم دعا نظر آتے ہیں ان کی تحریریں دعا ہیں۔ ان کا عمل دعا ہے۔ ان کا ہر ایک کام دعا ہے۔ اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کا اور تمام مشکلات کا' تو وہ دعا ہے۔"

پس ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرح مجسم دعا نظر آئیں۔

منزل بلا رہی ہے تو پھر خوفِ راہ کیا
ہمراہ ہے ہمارے فرشتوں کا قافلہ
ہے ذوق و شوق باعثِ تسکینِ قلب و جاں
زادِ سفر ہمارا ہے اللہ کی عطا
انگلی پکڑ کے اپنے امامِ ہمام کی
کٹتا رہے گا عزمِ مصمّم سے راستہ

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب جماعت احمدیہ جارجیا - امریکہ)

جماعت احمدیہ جارجیا (Gasc) امریکہ کا ایک ہنگامی اجلاس آج بتاریخ 12- دسمبر 1997ء منعقد ہوا جس میں مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے وصال پر ملال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے فرزند ارجمند اور حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے مرزا منصور احمد صاحب احمدیت کے درخشندہ ستارے تھے ان کی وفات ایک قومی صدمہ ہے۔ صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ میں ان کے بعض اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور حضرت بانی سلسلہ کی بابرکت بشارات کا ان کی ذات میں پورا ہونا بیان فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ذات والا صفات مجموعہ حسنات تھی بفضلہ تعالیٰ آپ نے ساری زندگی خدمت دین کے لئے صرف کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عہدہ ہائے جلیلہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی پر احسن رنگ میں خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی اور اپنے پیارے مولا کریم اور آئمہ کرام کی خوشنودی کے لئے ہر وقت مستعد رہے اور شب و روز خدمات بجالاتے رہے ان کی پاکیزہ زندگی میں اپنے پیارے مولا کریم کے عشق کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہے اور انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے مشن کی تکمیل میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ وہ امامت احمدیہ کے فدائی' جان نثار اور بہادر انسان تھے۔ بالخصوص حضرت امام جماعت کی نقل مکانی کے بعد نہایت خطرناک ادوار میں صبر' استقلال اور ثابت قدمی سے جماعت احمدیہ کے علم کو تھامے رکھا۔ نہ کبھی اپنی جان کی پرواہ کی اور مخالفوں کی کوششوں اور بہیمانہ حملوں کو ناکام بنا دیا ور جب کبھی مخالفوں نے ربوہ پر یلغار کی ناکام کوشش کی تو آپ نے سینہ سپر ہو کر جماعت کو سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بنا کر حملوں کو ناکام بنایا اور ان کے قدم کبھی نہ لڑکھڑائے۔ آپ کی خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ اور ان کا نام نامی ہمیشہ عزت کے بلند مینار پر جلوہ فگن رہے گا اور ان کے کارنامے ہمیشہ تاریخ عالم میں جگمگاتے رہیں گے۔

ہماری دعا ہے مولا کریم ان کی ان عظیم خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور اپنے فضل و کرم سے اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں جگہ دے۔ خدائے رحیم و کریم ہم سب کو اور ان کے خاندان کے افراد کو صبر جمیل عطا فرما کر سب کا خود حامی و ناصر ہو اور دینی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے آمین۔

اے خدا برتربت او ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلا ہائے جہاں محفوظ دار
تکیہ گاہے ماتوئی اے قادر و رب کریم

ہم ہیں عہدیداران و ممبران جماعت احمدیہ
(Gasc) جارجیا ساؤتھ کیرولائینا امریکہ

○○○

(منجانب جماعت احمدیہ حیدر آباد)

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب وفات پا گئے ہم ممبران جماعت احمدیہ حیدر آباد ان کی وفات پر بہت غمگین ہیں محترم صاحبزادہ صاحب نے بحیثیت امیر مقامی' ناظر اعلیٰ اور صدر' صدر انجمن احمدیہ بہت نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ حیدر آباد حضرت امام جماعت الرابع' محترمہ آپا ناصرہ بیگم صاحبہ' ان کے سب بچگان اور دیگر افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ اور سب لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

امیر جماعت احمدیہ
حیدر آباد شہر و ضلع

○○○

(منجانب جماعت احمدیہ پشاور)

ہم ممبران عاملہ و جماعت احمدیہ پشاور مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ جماعت کے ہر فرد نے یہ خبر بہت دکھ اور درد کے ساتھ سنی اور صاحبزادہ صاحب کے بابرکت اور نافع الناس وجود کی جدائی پر غمزدہ ہوئے۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی بعض بشارات کا مصداق ٹھہرایا اور خلاف توقع صاحبِ امر بنایا اور اسی طرح خلاف توقع لمبی عمر عطا فرمائی۔

آپ نے زندگی بھر جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر غیر معمولی خدمات سرانجام دیں اور مرکز میں حضرت امام جماعت الرابع کی غیر موجودگی میں تمام امور بطریق احسن سرانجام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

لا جرم ایں چنیں وفا دارے
جامِ عزّت خورد ازاں یارے

پس ضرور ایساوفادار اس دوست کے ہاتھ سے عزت کا جام پیتا ہے

ہمچو دیوانہ یک جہاں خیزد
تا بیک لحظہ خونِ اُو ریزد

ایک جہاں دیوانوں کی طرح اٹھ کھڑا ہو تا ہے تاکہ ذرا سی دیر میں اس کا کام تمام کر دے

لیکن آں یار خود فرود آید
تا عدو را دو دست بنماید

لیکن وہ یار خود نازل ہو تا ہے تاکہ دشمنوں کو دو دو ہاتھ دکھائے

ہمچنیں صادقاں نشاں دارند
قدسیاں بہرِ شاں بہ پیکار اند

صادقوں کے یہی نشانات ہوتے ہیں ان کی خاطر فرشتے جنگ کرتے ہیں

ایں نہاں جنگ گر بشر دیدے
راہِ مردانِ راہ بگزیدے

اگر بشر اس مخفی جنگ کو دیکھتا تو خدا کے رستے پر چلنے والوں کا راستہ اختیار کر لیتا

ہر عدوّے کہ خیزد از سرِ کیں
خود بکوبد سرش خدائے معیں

ہر دشمن جو عداوت کی راہ سے اٹھتا ہے تو خدائے معین خود اس کا سر کچل دیتا ہے

چوں شود بندہ یارِ آں جاناں
بر کابش دوند سُلطاناں

جب بندہ اس محبوب کا دوست بن جا تا ہے تو بادشاہ اس کی رکاب کے ساتھ دوڑتے ہیں

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سچے لوگوں کا یہ نشان بتاتے ہیں کہ ان کی خاطر فرشتے لوگوں سے لڑتے ہیں یعنی انہیں خود لڑنا نہیں پڑتا بلکہ چونکہ وہ خدائی کام میں مصروف ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں کے ساتھ لڑتے ہیں اور جہاں تک سچے لوگوں کا تعلق ہے وہ کسی صورت میں بھی اپنے دوست یعنی خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ اسی طرح سچے لوگوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تا ہے۔ اور چونکہ وہ خدا تعالیٰ سے وفا کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیتا ہے۔ لوگ چاہے کچھ ہی کہتے رہیں انہیں کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ انہیں عزت پر عزت دیتا چلا جاتا ہے۔ اگرچہ لوگ تو یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ختم کر دیا جائے۔ ان کا خون بہانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہر بات میں ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے اور پھر یوں لگتا ہے کہ جیسے خدا تعالیٰ خود نازل ہو گیا ہے اور ان کے دشمنوں سے مقابلہ کر رہا ہے۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ ہر صادق کو میسر رہتی ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ان باتوں کو پہچان سکے اور دیکھے کہ صادقوں کے لئے خدا تعالیٰ آگے بڑھ کر حفاظت کے سامان کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو پسپا کر دیتا ہے تو لوگ انہی کے راستے پر یعنی صادقوں کے راستے پر چلنا اختیار کر لیتے ہیں۔ دراصل صادقوں کی سب سے بڑی علامت یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی سچائی کی وجہ سے ان کا مددگار ہو جاتا ہے۔ انہیں کامیابیاں عطا کرتا ہے۔ سرفرازی عطا کرتا ہے۔ اور عزت بخشتا ہے اور ان کے دشمنوں کے سر کچل کر رکھ دیتا ہے وہ ناکام و نامراد رہتے ہیں۔

پس اپنے ماحول میں ہمیشہ یہ دیکھتے رہئے کہ خدا تعالیٰ کس کی مدد کرتا ہے اور کون ہے جس سے خدا لڑتا ہے اور اسے نابود کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے آپ کو نیکی اور تقویٰ کے ذریعے صادقوں کے زمرے میں شامل کر لیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم صادق بن جائیں۔ اور اس کی مدد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اے خدا تو ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا کر۔

نذر محمد نذیر گولیکی

استاذی المکرم (روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل ایک ایسا استاد ہے۔ کہ اب تو لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں احباب کی تربیت اپنے چند صفحوں کی بدولت بڑے آرام اور سکون کے ساتھ ایک چند فٹ مربع کمرہ میں بیٹھ کر کر رہا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں جماعت لاکھوں تک پہنچ گئی تھی۔ ہم لوگ 1942ء یا 1943ء میں بالغ ہوئے باوجود اس کے کہ ہماری گولیکی کی جماعت دیہاتی جماعتوں میں ضلع گجرات میں تعداد کے لحاظ سے بڑی جماعت تھی۔ اور پھر حضرت مولانا امام دین رفیق حضرت بانی سلسلہ کی وجہ سے بہت مشہور تھی۔ اور پھر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی جیسی عظیم ہستی کے بار بار گولیکی میں ورود کی وجہ سے سونے پر سہاگہ بن گیا۔ لیکن آج کل کی طرح نہ جماعتوں میں مطلمین تھے۔ نہ مربیان دستیاب تھے۔ نہ ہی کوئی تربیت کے مستقل ذرائع تھے۔ حالانکہ لوگ جوق در جوق جماعت میں شامل ہوتے تھے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ ہمیں تربیت کے مواقع میسر نہ آسکے۔ سوائے گھریلو ماحول کے۔ جس دن سے روزنامہ الفضل سے تعلق پیدا ہوا آج نصف صدی گذر رہی ہے۔ جو دن چڑھتا ہے۔ جب نیا الفضل گھر میں آتا ہے۔ نئی بات۔ نئی نصیحت۔ اس استاد سے گھر بیٹھے بٹھائے تھوڑی سے رقم خرچ کر کے دستیاب ہو جاتی ہے۔ میں سلام کرتا ہوں موجودہ دور کے الفضل کا انتظام کرنے والوں کو۔ خاص طور پر جدید سے جدید Set up کی وجہ سے۔ ایڈیٹر صاحب مکرم محترم نے الفضل کو ایک خوشبودار گلدستہ بنا دیا ہے۔

جو لوگ حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے اور جو لوگ ان کتب کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اگر وہ روز الفضل کا مطالعہ کر لیں تو کسی حد تک یہ کمی پوری ہو جاتی ہے الفضل کے اوراق بڑھانے کا مطالبہ گاہے بگاہے ہوتا رہتا ہے۔ لیکن کیا ان اوراق سے سارے احباب فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اگر الفضل کی سرکولیشن موجودہ احمدی احباب کی تعداد کے لحاظ کے مطابق ہے تو اوراق بڑھانے کا مطالبہ درست ہے۔ ورنہ ہر احمدی بھائی کو خواہ مانگ کر ہی الفضل لینا پڑے مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

میرا الفضل اپنے گھر دو تین روز رہ کر اپنا سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور تین۔ چار بلکہ بعض دفعہ پانچ گھرانوں میں داخل ہوتا ہے۔ پھر واپس نہیں آتا۔ الفضل کا کوئی کونہ کوئی کھدرہ خالی نہیں ہوتا۔ کسی جگہ حضرت امام اول کے ارشادات۔ کہیں حضرت امام ثالث کے ارشادات کسی جگہ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ صفحہ اول پر حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات نمایاں اور جلی حروف سے مزین نظر آتے ہیں۔ پھر حضرت امام الرابع کی لمبی لمبی تقاریر۔ پھر حضرت امام الثانی کی تقاریر کے ٹکڑے۔ بڑی تفصیل کے ساتھ

کیا شان ہے۔ ان چند چھوٹے اور درمیانے قسم کے اوراق کی۔ ایک الفضل کی قیمت کا ادا کرنا اس کے وزن کے لحاظ سے مشکل ہے۔

ہزارہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی اتنا علمی خزانہ۔ اتنی بڑی لائبریری گھر بیٹھے دستیاب نہیں ہو سکتی۔

غیر ممالک کے احمدی احباب ملکی اور سیاسی خبروں کا خلاصہ پڑھ کر اپنے وطن کے حلات سے آگاہی حاصل کر لیتے ہیں۔ اندرون ملک غریب احمدی بھائی اور خاص کر مستورات چار دیواری میں رہ کر۔ سکول اور کالج کی بچیاں الفضل کے آخری صفحہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتی ہیں۔ جن بے چاریوں کو ملکی اخبارات دیکھنے نصیب نہیں ہوتے۔

احمدی بھائیوں کے ہاں شادیوں کا اعلان۔ وفات کے اعلان نئی پیدائش کے اعلان۔ تکلیف دہ حادثات والوں اور بیماروں کے لئے دعائیہ اعلانات۔ گھر بیٹھے بٹھائے اتنی معلومات تھوڑی سی رقم کے بدلے۔ کیا شان ہے چند اوراق کی۔

شائد دنیا میں کوئی ایسا اخبار نہ ہو گا۔ جو اتنا چھوٹا ہو اور اتنا جامع ہو۔ اور اتنا سستا ہو۔ اور اس نے کروڑہا انسانوں کو ایک خاندان بنا دیا ہو۔

میں الفضل کو استاد اس لئے لکھ رہا ہوں کہ چوبیس گھنٹوں میں جو کوتاہیاں۔ غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ صبح یہ استاد آکر ان کے مطابق علاج بتاتا ہے۔ اور بھرپور نصائح سے نوازتا ہے۔ اس استاد نے کیا کیا شفقتیں اور کیا مہربانیاں کیں بہت لمبی کہانی ہے۔ جو شائع بھی نہ ہو سکیں گی۔

عبادت کی عادت کمزور تھی۔ اس نے پانچ وقت عبادت باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔ خدا کے کلام اور حدیث سے محبت کے جذبات بھر دئے۔ مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تو سارا گھر موصی بنا دیا۔ ہر قسم کے چندوں میں باقاعدگی کی طرف اس استاد نے توجہ دلائی تو اس پر عمل کرنے کا موقع ملا۔ اس پر کمال یہ کہ روزانہ میرا یہ استاد اعمال کا محاسبہ بھی کرتا ہے۔ لیکن بڑی محبت اور پیار سے پھر ہمیں یہ بھی پتہ نہ تھا کہ ہمارے احمدی بھائیوں اور بہنوں میں کتنے اور کس کس پائے کے شاعر ہیں۔ جب نظمیں آتی ہیں۔ تو پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں۔

میرا یہ استاد دنیا کی بہت سی زبانیں جانتا ہے۔ ہمیں عربی۔ فارسی۔ انگلش۔ اردو وغیرہ بھی سکھلاتا ہے۔

ایک اور مثال دے کر ختم کرتا ہوں۔ کہ ہزارہا اخبارات کے ہزارہا ایڈیٹر دنیا میں پیدا ہوئے اور چلے گئے۔ نامور ایڈیٹر کے انتقال پر تو چند مضامین شائع ہو جاتے ہوں گے۔ لیکن کوئی مثال ایسی بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ چند صفحے کا بظاہر معمولی اخبار اور اس کے ایڈیٹر کی بیگم اللہ کو پیاری ہوتی ہے۔ تو ریزولیشن ختم ہونے کو نہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حفیظ احمد مربی سلسلہ

محترم بشیر احمد صاحب

25- نومبر 1997ء شام قریباً 5 بجے میرے پیارے والد صاحب محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق باغبان ناصر آباد محمود آباد سندھ ولد حضرت میاں سلطان احمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ و درویش قادیان ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر 80 سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی کے پاس چلے گئے گو والد صاحب کی بیماری بہت لمبی تھی لیکن ایسی نہیں تھی جس سے آپ صاف فراش ہو جائیں اس لئے آپ ہمیشہ ہی دعا کرتے رہے کہ مولا کریم میں چلتے پھرتے ہوئے ہی جاؤں اور بالکل ایسا ہی ہوا اس سے قبل بعض اوقات بہت زیادہ تکلیف بھی ہوئی لیکن اس بار تو اچانک چلتے پھرتے ہوئے دربار خداوندی میں حاضری دے دی۔

اللہ تعالیٰ پر توکل اور قناعت پسندی جس طرح والد صاحب کے اندر تھی وہ جس نے بھی انہیں ایک دفعہ دیکھا اسے اس کا اندازہ ہے۔ آپ نے انتہائی سادہ زندگی بسر کی اور اس پر بہت خوش رہے دعا پر اس قدر کامل یقین تھا کہ ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارا۔ ذرہ سی بھی حاجت محسوس ہوتی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے باوجود بیماری کے ہمیشہ عبادات باجماعت کو ترجیح دی اگر کبھی شدید تکلیف میں کہا گیا کہ گھر میں ہی پڑھ لیں تو فرمایا کہ کیا خبر اگلی عبادت مجھے ملتی بھی ہے کہ نہیں۔ اس لئے میں بیت الذکر میں ہی جاؤں گا اور 27 نیکیوں سے کیوں محروم رہوں پانچ وقت بیت الذکر میں پہنچنا اپنی سعادت سمجھتے تھے رات کی آخری عبادت صرف شدید تکلیف میں چھوڑتے تھے ہمیشہ اس کی ادائیگی میں سستی نہ کی اور دعاؤں میں ہمیشہ اپنے انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کی اور سلسلہ احمدیہ کے لئے تو بہت زیادہ دعا میں لگے رہتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ہمیشہ اپنی زندگی انتہائی پرہیزگاری سے گذاری اور دیکھنے والے آج بھی اس بات کے گواہ ہیں اور ہمیشہ ہی دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھا۔

دین کے ساتھ ہمیشہ گہری وابستگی رہی اور ہمیشہ ہی سے یہ کوشش رہی کہ پورے گھر کو دینی ماحول میں ڈھالا جائے فجر کے بعد سب سے پہلا کام تلاوت کلام الٰہی لازمی تھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے الفضل اخبار روزانہ ایک ایک لفظ شروع سے آخر تک پڑھتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب ہمیشہ ہی مطالعہ میں رہیں دیگر لٹریچر سلسلہ پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ کہتے کہ اتنا بڑا خزانہ ہمیں ملا ہے گویا کہ بہت ہی باریکی کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے اور جب تک کتاب مکمل نہ پڑھ لیتے وہ نہ چھوڑتے تھے حیات قدسی کا مطالعہ تو کئی بار کر چکے تھے اور بعض واقعات گھر میں اونچی آواز سے پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

امامت احمدیہ سے انتہائی گہری وابستگی رہی یہی وجہ تھی کہ تقسیم ملک سے قبل 1945ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے خود ابا جان کو لائلپور باغبانی کے کورس کے لئے بھجوایا اور پھر سندھ بھجوا دیا اور ایک لمبا عرصہ حضرت صاحب کی ہدایات کے مطابق سندھ اسٹیٹس کی آبادکاری کے لئے کام کیا۔

ابا جان سنایا کرتے تھے کہ کئی دفعہ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ ڈلہوزی جانے کا موقعہ ملا ایک دفعہ آم لے کر ڈلہوزی پہنچا حضرت صاحب نے فرمایا کہ بشیر آپ نے خود ہر گھر میں تقسیم کرنے ہیں پھر میں نے خود تقسیم کئے اور حضرت صاحب پاس بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شامل ہونے کی کوشش کرتے اگر علم ہو جاتا کہ جنازہ ہے تو اس میں ضرور شامل ہونے کی کوشش ہوتی تا موت نہ بھولے قبرستان جاتے تو قبروں کو دیکھ کر کہا کرتے کہ میری جگہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کہاں ہے اور ہمیشہ ہی دیکھا کہ اپنے آخری سفر کے لئے تیار رہے کہتے تھے کہ میری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ مین جہاں بھی مربی سلسلہ رہا ہوں میرے پاس جاتے ذرا بھی طبیعت خراب ہوتی فوراً کہتے میں ربوہ واپس جا رہا ہوں اگر میری وفات ہو گئی تو آپ کو ربوہ لے کر جانے میں مشکل پیش آئے گی۔

ہر مالی تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شامل ہونا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور اول وقت میں ادائیگی کرتے میں نے ابا جان کی ڈائری دیکھی تو علم ہوا کہ چندہ وصیت اور جلسہ سالانہ کوشش کر کے جولائی کے پہلے عشرہ میں جمع کرواتے اور خود سیکرٹری مال کے پاس حاضر ہوتے۔

بچوں سے بہت ہی پیار کرتے تھے ذرا کسی چھوٹے بچے کے رونے کی آواز آئی فوراً بچے کو پیار کرتے گود میں اٹھاتے اور اس کی ضرورت کو پورا کرتے میں چونکہ اکثر جماعتی دورے پر رہتا تھا اس لئے والد صاحب میرے چھوٹے بچوں کو انتہائی پیار سے ساتھ بیت میں لے کر جاتے وفات پر چھوٹا بیٹا سخت بخار میں مبتلا ہو گیا وفات والے دن کاغذ منگوایا اور ایک کاغذ پر اپنے کتبے کی عبارت لکھ کر جیب میں ڈال دی اور فرمایا میری وفات کے بعد یہ نکالنا کیونکہ وقت اب پورا ہو چکا ہے۔

الغرض والد صاحب نے ساری زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھا دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہے۔

اپنا وصیت کا حساب ہمیشہ ہی صاف رکھا اور خود اس کو دیکھتے رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں میں بھی شامل ہو گئے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جس طرح انہوں نے اپنی زندگی دین کی خاطر گذاری اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ جواد احمد- مربی سلسلہ

گھر کے اصول

گو کہ ذیل کا مضمون بچوں کی تربیت کے بارہ میں ہے۔ مگر اس کا عنوان "گھر کے اصول و قواعد" اس لئے رکھا ہے۔ کیونکہ ایک بچے کی تعمیر میں تین جگہیں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ جن میں گھر، سکول اور معاشرہ کا ماحول شامل ہیں۔ اس لئے آج خاکسار گھر کے لحاظ سے کچھ باتیں احاطہ تحریر میں لائے گا۔

میں اس وقت دو خاندانوں کے بارہ میں سوچ رہا ہوں۔ ایک خاندان والدین اور تین بچوں پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسرا خاندان والدین اور چار بچوں پر مشتمل ہے۔ جب کبھی بھی کوئی ملنے والے فیملی سے مل کر آتے ہیں تو خوفزدہ اور شکوہ شکایت سے واپس آتے ہیں۔ جبکہ دوسری فیملی کو مل کر آنے والے ہمیشہ اپنے اندر خوشی سمو کر واپس آتے ہیں۔

ایسا فرق کیوں ہے؟

پہلی فیملی کے بچے تو جیسے "دہشت گرد" ہوتے ہیں۔ اگر وہ کسی کے ہاں مہمان کے طور پر جائیں تو میزبان کے گھر کا ایک ایک کونہ ایسا منظر پیش کرتا ہے۔ جیسے وہاں زلزلہ آیا ہو۔ ان کو روکنے اور منع کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ فریج کو بار بار کھول کر زور سے بند کیا جائے تا پتہ لگے ٹوٹتا ہے کہ نہیں۔؟

جبکہ دوسری فیملی کے بچے ہر گھر میں اپنے ساتھ خوشی اور مسکراہٹ کو لاتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہر کوئی خوش ہوتا ہے کہ وہ ہر گھر میں آرام و سکون سے داخل ہوتے ہیں اپنے ملنے والوں کو ملتے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں اور تمیز و ادب سے اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ گو کہ ان کے اندر بھی توانائی اور تجسس کی حس موجود ہے۔ لیکن وہ اپنی اس توانائی کو خون خرابے میں استعمال نہیں کرتے۔ اور نہ ہی میزبان کو ان کے آنے کی کوئی پریشانی ہوتی ہے۔

اس قدر بڑے فرق کی وجہ یہ ہے کہ پہلی فیملی کے بچوں کے والدین نے اپنے بچوں کے لئے "کرو" اور "نہ کرو" کا کوئی قاعدہ نہیں رکھا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ خود اپنے فیصلے کرتے جاؤ جو دل میں آئے اس کو جیسے بھی پورا کر سکتے ہو کر لو۔ ان کے لئے کوئی قاعدے قوانین یا ماں باپ کی راہنمائی نہیں ہے۔ ان کے لئے گھر پر ہر قسم کی آزادی ہے۔ اور وہ اس آزادی کو ہر جگہ بغیر لحاظ کے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ ایسے بچے آپس میں بھی خوب لڑتے ہیں اور اپنے ماں باپ کے لئے بھی اچھی خاصی دردسر بن جاتے ہیں۔

جبکہ ایسی فیملی جہاں بچوں کے لئے قواعد اور ماں باپ کی راہنمائی موجود ہے۔ ایسے بچے ایسے ہی کام کرتے ہیں۔ جن سے ان کے ماں باپ خوش ہوں۔ اور ایسے کام نہیں کرتے جن سے ان کو اپنے والدین کو ناراضگی کا خوف ہو۔ ایسے بچے بھی بعض اوقات کچھ گھر کے قوانین کو توڑ دیتے ہیں۔ مگر ان کو نتیجہ بھی پھر بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر انہیں سزا دی جائے تو وہ اپنے والدین سے نفرت نہیں کرنے لگ جاتے بلکہ ان پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر میں نے کوئی غلطی کی تو اس کی سزا بھی مجھے ہی برداشت کرنا ہوگی۔

گھر پر اصول کیوں اور کس طرح ہوں؟

ایک بچہ اپنے والدین کا دماغ نہیں پڑھ سکتا۔ اسے بتانا چاہئے کہ اس سے کس کام کی توقع کی جا رہی ہے۔ اور اسے کیا نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کو اپنے اچھے اور برے کاموں کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو خود بھی منظم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

نہ تو اصول ایسے ہونے چاہئیں جن پر بچے عمل نہ کر سکیں اور نہ ہی سزا اس قدر سخت ہونی چاہئے کہ بچہ ضد پر اتر آئے۔ ہر بچہ اپنا ایک خاص مزاج رکھتا ہے۔ اس لئے بعض ایسی باتیں جن کو والدین درست سمجھیں اور بچے کا مزاج ویسا نہ ہو تو بچے پر ان کو ٹھونسنا نہیں چاہئے۔ جیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی گھر میں ایک بچہ پڑھائی کا نہایت شوقین ہے اور وہ پروفیسر بننا چاہتا ہے۔ جبکہ اسی گھر میں دوسرا بچہ پڑھائی کی بجائے عملی کام کاج کو زیادہ ترجیح دے گا۔

گھر کے قواعد کے لئے یہ ضروری نہیں کہ صرف بچے ہی ان پر عمل کریں بلکہ گھر کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو بآحسن طور پر نبھائے۔ خاص کر والدین اور بڑے بہن بھائیوں کو اپنے سے چھوٹے بچوں کی تربیت میں خاص طور پر عملی نمونہ دینا چاہئے۔

خاکسار کی اس رائے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک گھر میں "قوانین کی بھرمار" ہو جانی چاہئے اور نہ ہی یوں ہونا چاہئے کہ ادھر بچے نے کوئی غلطی کی ادھر ساتھ ہی اس کے لئے ایک نیا قانون آدھمکا۔ یہ بات والدین کے لئے تو بہت آسان ہے جلدی سے ایک قانون بنایا اور بچے کو سنا دیا۔ لیکن اس طرح قوانین اتنے زیادہ ہو جائیں گے کہ بچہ ان کو بھول جائے گا یا اپنے آپ کو قید میں محسوس کرے گا۔ اس لئے اول چند بنیادی باتیں بچے کو سکھانی چاہئیں۔ پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ مزید راہنمائی کرنی چاہئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ کسی اصول کو اپنا لے تو لازمی ہے کہ گھر کے دو اہم ستون یعنی میاں اور بیوی دونوں اس پر مکمل اتفاق رکھتے ہوں۔ اور اس دوران بچہ کیا کیا سوال کر سکتا ہے یا اعتراض کر سکتا ہے۔ اس سے مکمل آگاہی اور اس کا حل پہلے سے ان کے پاس موجود ہونا چاہئے۔ جس قسم کی ٹریننگ بچے کو گھر پر ملے گی اس کا اپنا کردار اور معاشرے میں رویہ اس کے مطابق ہو گا۔

اب گھر کے شعبوں کے لحاظ سے خاکسار اپنے اس مضمون کو مزید آگے بڑھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باٹیلوجیکل اصول

سب سے پہلی باتیں جو والدین نے بچوں کو سکھانی ہوتی ہیں وہ ان کی جسمانی ضروریات کے بارے میں ہوتی ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک ماں اپنے بچے کو جائے حاجت کے بعد جلد از جلد صفائی خود کر لینا سکھانا چاہتی ہے۔ جبکہ ابھی بچے کی عمر نہیں ہوتی کہ وہ اس صفائی کو مکمل طور پر کر سکے۔ ماں کو جلد یہ تربیت دینا اس کے لئے گندے کپڑے تو کم مہیا کرتا ہے مگر اس طرح ایک تو بچہ وقت سے کافی پہلے اپنے اعضائے مخصوصہ کے بارے میں جاننے لگ جاتا ہے۔ یا کبھی صفائی نہیں کر پاتا اور آہستہ آہستہ گندگی کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس لئے بعض باتوں کے لئے فطرت کا انتظار کرنا چاہئے کہ جب بچہ خود متحمل ہو سکے تب اس پر اتنی ذمہ داری ڈالی جائے۔

بعض دوسری جسمانی ضروریات جیسے کھانے پینے کے بارے میں اور آرام کرنے کے بارے میں فطرت کے مطابق ہی تربیت کرنی چاہئے لیکن تھوڑی راہنمائی دی جا سکتی ہے۔ کہ اتنی نیند ضرور کر لو جو تمہیں ایک بار تازہ دم کر دے۔ پانی دن میں ضرور اتنا پیو کہ گردے صحیح کام کرتے رہیں۔ کھانا اتنا کھاؤ جو ہضم کر سکو۔ جب تک بچہ خود اپنے لئے اچھی غذا نہیں چن سکتا اس وقت تک اس کی ضرور مدد کرنی چاہئے بعد میں بچے کو خود فیصلہ کرنے دینا چاہئے۔ اور مختلف غذاؤں کی غذائیت کے بارے میں تھوڑا تھوڑا علم ضرور دینا چاہئے۔ اسی طرح کھانے کے آداب مثلاً دائیں ہاتھ سے کھائیں اپنے آگے سے کھائیں۔۔ تسمیہ پڑھ کر شروع کریں لالچ نہ کریں وغیرہ بھی بچے کو سکھانے چاہئیں تا اس طرح اس کے اندر اعتماد پیدا ہو اور اگر وہ کبھی گھر سے باہر جائے تو اسے آسانی ہو۔

قواعد جن کا تعلق معاشرے سے ہے

بعض والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ جلد از جلد معاشرے میں جو رواج ہیں ان کو سیکھ لے اور ان کے مطابق زندگی گزارنی شروع کر دے۔ اول اس کے لئے جب تک آپ اسے بتائیں گے نہیں۔ بچے کو خود بخود علم نہیں ہو گا۔ دوسرے گھر پر جب تک ویسا ماحول بچہ کو نہ دیا جائے جس کو معاشرہ قبول کرتا ہے تو بچہ کبھی بھی صحیح راہ پر نہیں چل سکتا۔

عموماً معاشرے میں دو انتہائی قسم کے رویے اپنائے جاتے ہیں۔ یا تو بات بات پر دھواں دار لیکچر پلایا۔ جی کھول کر بے عزتی کی۔ بعض احباب گالیاں دے کر زیادہ سکون محسوس کرتے ہیں۔ اور سوچا کہ واہ کیا اعلیٰ تربیت کی ہے۔

دوسرے رویے میں کچھ کہا ہی نہیں جاتا۔ ان دونوں رویوں سے بچہ کسی بھی طرح اپنے آپ کو سکون میں نہیں پاتا۔ اس لئے ایسا رویہ اپنانا چاہئے کہ جہاں آپ بچوں کو مختلف باتیں جو ان کے لحاظ سے بالکل نئی ہیں وہ سکھائیں وہاں نہ تو اپنے کسی فیصلے کو ان پر زبردستی نافذ کریں اور ایسا بھی ہرگز نہ ہونے دیں کہ آپ کا اپنا عمل ساتھ نہ ہو۔

تعلقات عامہ سے متعلق

اگر بچہ گھر پر ہر ایک کے ساتھ نرمی، عزت اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش نہیں آتا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ باہر کسی سے ادب سے پیش آئے گا۔ اس لئے اسے ایسے انداز میں مختلف باتیں سکھانی چاہئیں جن میں اسے اپنا حق ملے بھی اور کبھی اپنا حق چھوڑنا بھی پڑے تو وہ اس بات کو خوشی سے قبول کرے۔ اور جو بڑے اس کو کہہ رہے ہیں اس پر وہ عمل کرے۔ اگر ایک بچہ گھر میں خود غرضی کرنے کا عادی ہو گیا ہے یا اس کی عادت بن گئی ہے کہ وہ اپنی بات کو ضد سے منا لیتا ہے تو بہت مشکل ہے کہ ایسے بچے کے تعلقات عامہ خوشگوار ہوں۔ اس لئے ایسے بچوں کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے خواہ صحیح بات کے لئے تھوڑی سی سختی بھی کرنی پڑے تو اس کو جاری کرنا چاہئے۔ اور بچے کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ اپنی خود غرضی کو چھوڑے اور مکمل دیانت داری سے باقی افراد کے ساتھ رہے۔

کام کاج کی تقسیم

یہ بات بچے کی گھر کی تربیت میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بچوں کو اس بات کا جہاں احساس ہو کہ وہ اپنے خاندانی نظام کی وجہ سے کچھ خاص حقوق اور پیار کا حصہ رکھتے ہیں۔ وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ بچوں کو یہ خیال نہیں ملنا چاہئے کہ وہ گھر میں ایک مہمان کے طور پر ہیں۔ اور ان کے ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ ان کی ضروریات کو یا ان کے کہے کو پورا کرتے جائیں۔

اس تربیت میں بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اپنے رویے میں انتہا پسندی کو نہ پہنچ جائیں۔ نہ تو بچے کے ساتھ اس طرح کا رویہ اپنائیں کہ وہ اپنے آپ کو غلام۔ یا نوکر سمجھنے لگے اور نہ ہی اس طرح کا کہ وہ اپنے آپ کو مہمان سمجھنے لگے۔ کام کاج کی تقسیم کو عمر اور جنس کے مطابق کرنا چاہئے۔ جس کام کو لڑکے کر سکتے ہوں ان کو لڑکے ہی کریں اور جن کاموں کا تعلق لڑکیوں سے ہے ان کو لڑکیاں ادا کریں۔

اگر بچے کو گھر پر اس طرح کام کاج کی عادت ڈالی جائے تو وہ کل کو اہم اور بڑی ذمہ داریوں کو اٹھانے کا متحمل ہو سکتا ہے۔

گھریلو تفریح کے اصول

دور جدید کی تفریحات میں ٹی-وی- ڈش انٹینا اور وی-سی-آر بھی بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ جہاں ان ایجادات کے کچھ فوائد ہیں۔ وہاں ان کے بعض نقائص بھی ہیں۔ اول اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کا بچہ تفریح کے لئے ان کے آگے سج کر نہ بیٹھے بلکہ کسی صحت مند کھیل میں حصہ لے۔

گھر پر ہونے والی غلط فہمیوں یا یوں کہیں کہ بد تمیزیوں کی ایک بڑی وجہ یہ ایجادات بھی ہیں۔ اسی لئے ان سے بچنے کا واحد ذریعہ ان پر کنٹرول ہے۔ بچوں کے لئے جو اہم معلوماتی کھیلوں کے یا تفریحی پروگرام ہیں ان کو وہ بے شک دیکھے۔ مگر غیر ضروری پروگراموں پر پابندی ہونی چاہئے۔

اس بارے میں جب کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے تو والدین بچوں کو یہ بات باور کرائیں کہ ان کی ذمہ داریاں ان لغویات سے زیادہ اہم ہیں۔ یہ تفریحات تو ایک انعام کے طور پر ملتی ہیں ان کو جو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔ ذمہ داریوں کا نمبر اول ہے بعد میں تفریحات کا۔

خاکسار کو بچپن میں ڈرامے دیکھنے کا بہت شوق ہوتا تھا۔ جس کی وجہ سے کئی بار پڑھائی میں پیچھے رہ جاتا۔ ایک دن والدہ محترمہ نے سمجھایا کہ ڈرامے پہلے بھی خوب لگتے تھے۔ آئندہ بھی لگتے رہیں گے۔ لیکن تمہاری یہ عمر جو پڑھائی کی ہے۔ یہ دوبارہ واپس نہیں آئے گی۔ بات بھی ٹھیک تھی۔ اس وقت ایک ڈرامہ لگا کرتا تھا۔ اب ایک دن میں کم سے کم تین تو لگ جاتے ہیں۔

بچوں کے دماغ پر ان چیزوں کا بہت جلدی برا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ ان کو اپنا آئیڈیل بنانے لگ جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے پیارے موجودہ امام (اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو) نے اپنے خطبات میں بیان فرمایا ہے۔ ایسے بچے پھر انہیں لوگوں کی طرح اپنے کپڑے، بالوں کے سٹائل اور بقیہ زندگی کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی تصاویر والے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کی تصاویر کو اپنی کاپیوں پر لگاتے ہیں۔ غرض کہ یہ والدین کی ذمہ داری ٹھہرتی ہے کہ وہ بچوں کے پروگراموں کا خاص طور پر جائزہ لے کر ان کو دیکھنے کی اجازت دیں۔

گھر سے باہر آنے جانے کا حق

جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو قدرتی طور پر ذاتی آزادیوں کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ یہ آزادی کا خیال ان میں ایک تو اپنے معاشرے، مختلف تنظیموں، اپنے سے بڑوں کو آزاد گھومتے دیکھنے اور اپنے آپ کو بھی بڑا سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے۔ یہ خیال اس کے اندر سختی سے تقویت پکڑتا جاتا ہے اور وہ اس پر عمل بھی جلد از جلد چاہتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس حد تک آزادی دی جائے؟

اس ضمن میں اول تو ذمہ داری ماں باپ پر پڑتی ہے کہ وہ کس ماحول میں ہیں اور کتنی آزادی دے سکتے ہیں۔ اور اس ضمن میں وہ دونوں خود کس حد تک ایک دوسرے سے متفق ہیں تاکہ وہ بچے کے سامنے "ایک" وجود کی طرح پیش ہوں۔

دوسری بات یہ کہ بچے کو ایک دم مکمل آزادی نہ دے دیں۔ اسے آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی آزادی دیں اور مکمل نگرانی رکھیں کہ وہ کیا کرتا ہے۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے۔ اسے آزادی دیتے جائیں۔ مگر ضرورت سے زیادہ نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ایسا بچہ جو اپنے آپ کو ایک ذمہ دار اور دیانت دار فرد کے طور پر ثابت کرے اس کو کچھ مزید آزادی دینی چاہئے بہ نسبت ایسے بچے کے جو اس آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

یہ ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ حقیقت پسند ہوں۔ ناجائز سختی یا بے جا رحم بچے کے لئے نقصان دہ ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے دوست اس کو کوئی ایسا فقرہ کہہ دیں جو اس کے لئے بہت بڑا ذہنی عذاب ہو۔

صحیح بات کے لئے والدین کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں۔ والدین نے تو بچے کی تربیت کرنی ہے۔ اور جب تک بچہ گھر پر ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔

گھر کے اصولوں میں بچوں کی رائے

جوں جوں بچے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کے لئے اچھی بات ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داریوں میں حصہ بٹائیں اور ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرح اپنے ماں باپ کو فیصلے کرنے میں مدد دیں۔

جہاں اس قدر بچوں کے حقوق ہیں۔ وہاں والدین پر بڑے ہونے، تجربہ کار ہونے اور زیادہ علم کی وجہ سے ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔ اور ان کے حقوق بچوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اس لئے جہاں بچوں کو اپنی رائے کا اظہار کرنے دینا جہاں ان کے لئے بہت مفید ہے وہاں بلاشبہ مندرجہ ذیل دو حقوق والدین کے لئے ہیں۔

اول خواہ بچے جو بھی فیصلہ کریں اگر وہ والدین کے نزدیک درست نہیں تو والدین کا حق ہے اسے رد کر دیں۔ اسی لئے کسی بھی فیصلے کو ویٹو کرنے کا حق والدین کے پاس ہی ہونا چاہئے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ والدین بچے پر واضح کر دیں کہ ایسے تمام فیصلے جو اتفاق رائے سے کر دیئے جائیں گے پھر ان میں نہ تو لچک آئے گی اور نہ ہی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ پسند کیا جائے گا۔

سزا

ایک گیارہ سالہ بچے کا اپنے والد سے تھپڑ کھانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات نے اس کے والد کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ سزا کتنی اور کیسے ہونی چاہئے۔؟

جیسے ہی بچے کے آنسو خشک ہوئے اس نے والد سے پوچھا۔

کیا آپ کو بھی کبھی تھپڑ پڑا کرتے تھے جب آپ میری عمر کے تھے؟

والد نے جواب دیا ہاں پڑا کرتے تھے۔ اور اکثر پڑا کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تمہارے دادا میری یہ خدمت کیا کرتے تھے۔ اور تم سے دو سال زیادہ بڑے ہونے تک ایسے تھپڑ پڑ جاتے تھے۔

بچے نے اگلا سوال کیا۔

کیا آپ گمان کرتے ہیں کہ دادا کو بھی اسی طرح مار پڑتی ہوگی۔؟

والد نے جواب دیا ہاں ہو سکتا ہے انہیں بھی پڑتی ہوگی

بچے نے آخری سوال کیا۔

یہ لغو کام آخر شروع کس نے کیا؟

اس بات کا وہ جواب تو نہ دے سکے مگر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ بچہ شاید یہ سمجھ رہا ہے کہ یہ کام نسل در نسل ہوتا ہی ہے۔ اس لئے اس نے ہونا ہی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا احساس کرے اور اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

اس کے لئے ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ بچے اور والدین کو چاہئے کہ وہ دن میں ایک وقت ایسا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کی اسرائیل کو تنبیہ

مشرق وسطی کے تنازعے کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس مسئلے میں بہتری کی صورت اسی وقت پیدا ہوئی ہے جب امریکہ کی طرف سے کوئی سنجیدہ دلچسپی لی گئی اور اسرائیل کو اس کی جارحیت سے باز رہنے کے لئے کہا گیا۔ جب بھی ایسی کوشش غیر سنجیدگی اور بے توجہی سے وقت گذاری کے لئے کی گئی اس وقت معاملہ بہتر ہونے کی بجائے بگڑتا گیا۔ امریکہ اگرچہ ہمیشہ اسرائیل کا مربی اور سرپرست رہا ہے مگر کبھی کبھار ایسا وقت آجاتا ہے کہ امریکہ کو بھی مجبوراً اسرائیل کو ڈانٹ پلانی پڑ جاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آج کل بھی ایسا ہی وقت آیا ہوا ہے۔ اسرائیل کے انتہا پسند وزیر اعظم نیتن یاہو کی امن دشمن سرگرمیاں ان کے برسراقتدار آنے کے وقت سے بدستور جاری ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہے کہ وہ سابق برسراقتدار لیبر پارٹی کے دور میں کئے گئے امن اقدامات کو یکسر ملیامیٹ کردیں۔ اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو اس میں ایسی رکاوٹیں ڈالنے میں وہ ضرور کامیاب رہے ہیں کہ امن کا جاری شدہ عمل تعطل کا شکار ہو جائے۔

تاہم اب امریکہ نے اسرائیلی وزیر اعظم کی اس درخواست کو رد کردیا ہے کہ اس ماہ ان اجلاسوں میں تاخیر کردی جائے۔ جن کا مقصد مشرق وسطی میں امن مذاکرات بحال کرنا ہے۔ اسرائیل کے ریڈیو نے خبر دی ہے کہ امریکہ کے عہدیداروں نے نیتن یاہو کو بتایا ہے کہ وہ واشنگٹن کے لئے ان کے دورے میں مزید ہفتے بھر کے التواء پر رضامند نہیں ہوں گے۔ یہ دورہ 20۔ جنوری کو ہونا طے پایا تھا۔ اسرائیل کے وزیر عظم امریکہ میں فلسطینی لیڈر یاسر عرفات سے دو دن پہلے آنے والے تھے۔ دونوں لیڈروں نے صدر کلنٹن سے الگ الگ ملاقات کرنی تھی۔ یعنی 20۔ جنوری کو اسرائیل کے وزیر اعظم نے اور 22۔ جنوری کو یاسر عرفات نے۔ ان مذاکرات کے بعد امید تھی کہ امن مذاکرات کا تعطل دور ہو جائے گا اور امن معاہدے کی جن شقوں پر عمل در آمد معطل ہے ان پر عمل شروع ہو جائے گا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق امریکہ اسرائیل پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ مغربی کنارے سے مزید فوجوں کی واپسی کا فیصلہ کرے۔ ادھر مشرق وسطی کے متعلق امریکہ کے مندوب اعلیٰ ڈینس راس علاقے میں آنے والے ہیں جہاں وہ اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطین کے صدر یاسر عرفات سے واشنگٹن میں آئندہ مذاکرات کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

OOO

یاہو حکومت خطرہ میں

اسرائیل کے بجٹ بحران میں وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی کے مستعفی ہونے کے بعد وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کی حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ وزیر خارجہ کے استعفیٰ کے بعد ان کی پارٹی کے 5۔ ارکان نے بھی مخلوط حکومت کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اس طرح سے اب پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے پاس صرف ایک ووٹ کی اکثریت باقی رہ گئی ہے۔

مسٹر ڈیوڈ لیوی نے نیتن یاہو کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے مشرق وسطی میں امن کے عمل کو معطل کردیا ہے۔ اور 1998ء کے مجوزہ بجٹ میں غریبوں کی حالت زار کو نظرانداز کردیا ہے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نے بردست وزارت خارجہ کا قلمدان خود سنبھال لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مجھے اعتماد ہے کہ میری حکومت باقی رہے گی۔ حزب اختلاف لیبر پارٹی کے لیڈر ریہود بارک نے کہا ہے کہ نیتن یاہو حکومت منہدم ہو رہی ہے انہوں نے جلد نئے انتخابات کی پیش گوئی کی ہے۔

OOO

الجزائر میں قتل عام پر ایران کا رد عمل

ایران نے الجزائر میں قتل عام پر سخت غم وغصے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک الجزائر کے خلاف اقدامات کریں۔ یاد رہے کہ ایران نے 1993ء میں الجزائر سے تعلقات منقطع کر لئے تھے۔

چھ سال پہلے 1992ء الجزائر کی حکومت نے ان انتخابات کو کالعدم قرار دیا تھا جن کو اسلامی بنیاد پرست جماعت اسلامک لبریشن فرنٹ جیت چکی تھی۔ اس پر ایران نے الجزائر کی حکومت کی مخالفت کی تھی۔

اب ایران نے الجزائر میں بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ الجزائر میں کیا ہو رہا ہے اور سیکورٹی فورسز عوام کو تحفظ دینے میں کیوں ناکام رہی ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان محمود محمدی نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ عالم اسلام کو ایسے ہولناک واقعات اور خاص طور پر رمضان المبارک کے آغاز پر قتل عام سے لاتعلق نہیں رہنا چاہئے۔

OOO

سری لنکا میں مذاکرات کی امید؟

الجزائر میں امن قائم کرنے کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن سری لنکا میں صورت حال مختلف ہے۔ سری لنکا کی حکومت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ حکومت تامل باغیوں سے مذاکرات کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

سری لنکا میں عام مذہبی اور نسلی گروپوں کے نمائندوں نے امن مذاکرات دوبارہ شروع کرنے اور خانہ جنگی کو بند کرانے کی اپیل کی ہے۔ سری لنکا کی خانہ جنگی میں اب تک 51 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

اطلاعات کے مطابق ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کا اہتمام پیس کونسل نے کیا تھا۔ یہ کونسل ایک بڑی تنظیم ہے جس میں تامل اقلیت اور سنہالی اکثریت دونوں طبقوں کے افراد شامل ہیں۔

OOO

ہوتو قبیلے کا المیہ

افریقہ کے ممالک زائر اور برونڈی میں افریقہ کے دو جنگجو قبیلے یعنی ہوتو اور تتسی ایک دوسرے کے خلاف موقع ملنے پر قتل وغارت کا بازار گرم کرتے رہتے ہیں۔ دشمنی کی وجہ صرف دوسرے قبیلے سے تعلق رکھنا ہوتا ہے۔ چند سال قبل دونوں قبیلوں کی دشمنی کے نتیجے میں ہولناک قتل وغارت ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد راتوں رات ہجرت کرکے ہمسایہ ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ حالانکہ ان کی فصلیں کٹائی کے لئے تیار تھیں مگر جان بچانے کے لئے ان کو اپنی فصلوں کی تباہی کی قربانی بھی دینی پڑی۔

اب خبر ملی ہے کہ برونڈی کی حکومت نے کم از کم 284 ہوتو باغیوں کو ہلاک کردیا ہے۔ اطلاع ملنے پر جن اخباری نامہ نگاروں نے وہاں جانے کی کوشش کی ان کو برونڈی کی فوج نے جائے حادثہ پر جانے سے روک دیا تاکہ اس المیہ کی تفاصیل کو عالمی پریس تک جانے سے روکا جاسکے۔

OOO

خامنہ ای کا بیان امریکہ کے خلاف

ایران میں جیت کس کی ہو گی یہ ایک دلچسپ سوال ہے جو آج کے بین الاقوامی تعلقات کے ماہرین ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں ایک طرف صدر خاتمی ہیں جو اعتدال پسند ہیں اور مغربی ملکوں اور امریکہ سے تعلقات بہتر بنانا چاہتے ہیں دوسری طرف ایران کے مذہبی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای ہیں جو امریکہ مخالف لابی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ روحانی لیڈر نے تہران میں ایک خطبے کے دوران کہا کہ امریکی لیڈر ایران کو مغرب اور امریکہ بنانا چاہتے ہیں انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا کہ وہاں کے طالع آزما ایران کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے ملک میں عدم استحکام پیدا کرکے عوام کو غیر محفوظ بنانے کے پلان بھی بنائے جارہے ہیں۔

ایرانی عوام کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ ایران کو سیاسی لحاظ سے الگ تھلک کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی طرف سے امریکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے فروغ کی کوششوں کے باوجود امریکہ اپنی انتہا پسندانہ سرگرمیوں میں بدستور قائم ودائم ہے۔ اور ایران پر مسلسل دہشت پسندانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کررہا ہے۔

OOO

چین کی طرف سے تائیوان کو پیشکش

چین کے صدر جیانگ زیمن نے تائیوان کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ چین کے ساتھ ایک ہی ملک ہونے کے لئے ان کے ساتھ بات چیت کریں۔ انہوں نے کہا کہ چینی حکومت کا فارمولا یہ ہے کہ ایک ملک اور دو نظام۔ یعنی تائیوان اپنی الگ حیثیت ختم کرکے چین میں شامل ہو جائے لیکن تائیوان کا طرز زندگی اور نظام بحال رکھا جائے۔ اسی طرح جس طرح ہانگ کانگ کے ساتھ کیا جارہا ہے کہ وہ چین کا حصہ بھی ہے اور چین کے باقی نظام حکومت اور نظام زندگی سے الگ بھی ہے۔

چین کے صدر نے کہا ہے کہ چین کو یقین ہے کہ تائیوان کی انتظامیہ چین کی اس پیشکش کا مناسب جواب دے گی۔ اور ایک عظیم چین کو قائم کرنے کے لئے وہ ان کے منصوبے قبول کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ چین اپنی بنیادی پالیسی یعنی پرامن طریقے سے دوبارہ متحد ہونے پر قائم ہیں۔

چین نے گذشتہ سال جولائی میں 150 سال کے بعد برطانوی تسلط سے ہانگ کانگ کا انتظام بھی سنبھالا تھا۔ چین کے صدر کا کہنا ہے کہ ماکو کا علاقہ چین کو 1999ء میں واپس ملے گا۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ تائیوان بھی چین میں ضم ہو جائے۔

جب سے چین میں کمیونسٹ نظام قائم ہوا ہے۔ اس وقت سے تائیوان کو چین کا ایک باغی صوبہ شمار کیا جاتا ہے جس کو مغربی ممالک نے چین کے خلاف خوب خوب اقتصادی اور دفاعی امداد دی۔ اس وقت تائیوان ایک فوجی قوت بن چکا ہے۔ اس کے علاوہ وہ علاقے کی ایک مضبوط صنعتی اور اقتصادی طاقت بھی بن چکا ہے۔ مشرق بعید کے جن ممالک میں گذشتہ دہائی میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے ان میں جنوبی کوریا' سنگاپور' انڈونیشیا کے علاوہ تائیوان بھی شامل ہے۔ بلکہ تائیوان اس وقت اپنی ترقی کے اعتبار سے جنوبی کوریا کے ہم پلہ ہے۔ اس ساری صورت حال کی روشنی میں تائیوان کا واپس چین میں شامل ہو جانا بظاہر ناممکنات کی حد تک مشکل لگتا ہے۔

OOO

اسرائیلی وزیر خارجہ کا استعفیٰ

اسرائیل میں بجٹ پر ہونے والا تنازعہ آخر وزیر خارجہ کو لے گیا۔ وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی نے امن وامان اور بجٹ کے معاملات پر وزیر اعظم نیتن یاہو سے اختلافات کی بناء پر استعفیٰ دے دیا ہے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لیوی نے کہا کہ امن وامان اور بجٹ کے معاملات پر اب حکومت کو میری کوئی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کابینہ کے اجلاس میں بھی شرکت نہیں کی۔ اسرائیل میں بجٹ کے موضوع پر ہونے والے اس بحران میں وزیر اعظم کی حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور وزیر خارجہ کا استعفیٰ گویا جلتی پر تیل کے مترادف ہے۔ اس سے قبل بھی وزیر اعظم کے خلاف سیکنڈل کھڑے ہوئے اور مہمیں چلتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہی ہیں لیکن وہ ان سے بچ جاتے رہے ہیں۔

OOO

مشرق وسطی کا مسئلہ اور امریکہ

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن مشرق وسطیٰ میں امن بات چیت میں تعطل کو دور کرنے میں کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی ایلچی ڈینس راس کا مشرق وسطی کا دورہ انہی کوششوں کا حصہ ہے۔ مسٹر یاسر عرفات 22۔ جنوری کو واشنگٹن میں صدر کلنٹن سے ملاقات کریں گے جبکہ 20۔ جنوری کو اسرائیلی وزیر اعظم صدر کلنٹن سے ملیں گے۔

اسرائیل نے امن معاہدے کے بارے میں تازہ ترین تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کا یہ اقدام پہلے سے طے پانے والے امن سمجھوتے کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

ادھر الخلیل میں یہودی آباد کاروں نے فلسطینیوں کے کئی مکانات پر قبضہ کر لیا ہے۔ گزشتہ سال جب اسرائیلی انتظامیہ نے الخلیل کو فلسطینیوں کے حوالے کیا تھا تو شہر میں موجود 400 یہودیوں کی حفاظت کے لئے اسرائیلی فوج کا ایک حصہ باقی رکھا گیا تھا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

آتے۔ انفرادی تعزیت ناموں کا کوئی شمار نہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں ایک دھوم مچ گئی۔

محترم ایڈیٹر صاحب کی محبت سے ہی الفضل کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اللہ کرے کہ تاقیامت ایڈیٹر خواہ کوئی بھی ہو پیارا الفضل دنیا کے کونے کونے میں روشنی پھیلاتا رہے۔ اور ہم جیسے کم علم اور جاہلوں کے لئے بھرپور استاد کا بھرپور کردار ادا کرتا رہے۔

حضرت امام ثانی کی روح کو اس کا ثواب پہنچتا رہے۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ضرور نکالیں جب وہ سب اکٹھے بیٹھ کر آپس میں مختلف موضوعات پر باتیں کریں۔ اور سب آپس میں ایک دوسرے کو اپنے جذبات و خیالات سے آگاہ کریں۔ تا اسی طرح آپس میں ایک انس اور انڈرسٹینڈنگ کا ماحول وجود میں آئے۔

بچے کو اس کی غلطی کا احساس دلائیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے برے نتائج سے آگاہ کریں۔ اسی طرح بچے کو اپنے ہاتھوں کی مشق کے لئے ایک ریت کی بوری کے طور پر استعمال نہ کریں۔ بلکہ اس سے پوچھ لیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس کی اپنی نیت اور عزم کیا تھا۔

کوئی بھی بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے سب کچھ سیکھ کر نہیں آتا۔ ہر بچہ بہت سی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ مار دھاڑ ہی غلطی کا علاج نہیں۔ اس لئے سزا کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ جیسے آپ بچے کے جیب خرچ میں کچھ کٹوتی کر سکتے ہیں۔ یا سزا کے طور پر گھر کا کوئی کام جو پہلے کوئی اور کرتا تھا اب اس کے ذمہ چند دنوں کے لئے لگایا جائے۔ یا پہلے اسے کسی کام کی اجازت تھی تو اب چند دنوں کے لئے منسوخ کر دی جائے۔

یہ بہت نازک سا پہلو ہے۔ اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ کی تعلیم کا ایک اقتباس احباب کی خدمت میں پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب لکھتے ہیں۔

"بات میں بات آگئی۔ حضرت بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف ہیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے۔ ایسی کسی چیز پر برہم نہیں ہوتے۔ جیسے جب سن لیں۔ کہ کسی نے بچہ کو مارا ہے۔ یہاں ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے لڑکے کو عادۃً مارا تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے۔ اور انہیں بلا کر بڑی درد انگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ فرمایا ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے۔ اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے...... فرمایا جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں۔ اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(سیرت حضرت بانی سلسلہ مصنفہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ص 36۔37)

OOO

بقیہ صفحہ 1

بعد کی جوابدہی لازم ہے۔ اس آنی فانی والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے۔ جو کہ جوابدہی کرنے والا ہے۔ (۔) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔ اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات بولو تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیوں کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا رہے۔ جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہوں پیش ہوتے ہیں نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے۔

(از خطبہ 15 نومبر 1904ء)

OOO

بقیہ صفحہ [illegible]

دیتے رہے۔

ہم سب دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے صاحبزادہ صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات میں بلندی عطا فرماتا رہے۔

ہم ممبران جماعت مجلس عاملہ حضرت امام جماعت الرابع، مکرم صاحبزادہ صاحب کے تمام رشتہ داروں اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ صدمہ بطریق احسن برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

امیر جماعت احمدیہ پشاور

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

O محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے نے مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب ابن مکرم محمد شریف خان صاحب دار الصدر شمالی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ کرن عزیز صاحبہ بنت مکرم ملک عزیز احمد صاحب محلہ دار الرحمت وسطی 18- دسمبر 1997ء کو کیا۔ نکاح کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔ 19 دسمبر 97ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ عزیز محمد ظفر اللہ خان صاحب مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف افریقہ (وفات یافتہ) کا پوتا اور محترم ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔ اور دلہن کیپٹن میر دین محمد صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر محلہ دار الرحمت وسطی کی نواسی ہے۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

O عزیزہ فاتحہ قدیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد القدیر خان صاحب (وفات یافتہ) ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا لاہور کی تقریب رخصتانہ مورخہ 97-12-6 کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح مورخہ 97-4-11 مکرم چوہدری حمید اللہ نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے ہمراہ مکرم منور احمد ملک صاحب ابن بریگیڈیئر ملک عبد الرحمان (وفات یافتہ) کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر دار الذکر میں پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

O سہ ماہی اول میں خدام کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مقرر کیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15 جنوری 98ء ہے۔

قائدین سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شریک کریں۔

(مہتمم تعلیم)

ہفتہ خدمت خلق خدام الاحمدیہ پاکستان

25 تا 31 جنوری 1998ء

O قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ منظم پروگرام کے تحت ہفتہ خدمت خلق کا بھرپور انعقاد یقینی بنائیں۔ اور مندرجہ امور کو خاص طور پر مد نظر رکھیں۔

(1) عید کے موقع پر کم استطاعت والے افراد کی خوشیوں میں شرکت (2) معیاری میڈیکل کیمپس کا انعقاد (3) مستحق مریضوں کی عیادت (4) بے سہارا افراد کے حلقہ جات کے دورے اور ہر ممکن امداد (5) جیلوں میں قیدیوں کی مدد (6) 100 فیصد بلڈ گروپنگ اور عطیات خون کی تحریک (7) انسداد بیروزگاری کے لئے موثر لائحہ عمل (8) حفظان صحت اور خدمت خلق کے موضوعات پر تقاریر اور لیکچرز کا اہتمام (8) بک بینک کا قیام اور موثر استفادہ۔

تمام مساعی کی رپورٹ بروقت مرکز ارسال فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ پاکستان

ضروری اعلان

O مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کیلئے ضلع گجرات اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے دورہ پر آرہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

O جماعت احمدیہ اسلام آباد کو قبرستان کے لئے چوکیدار اور بیت الذکر کے لئے خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے ایسے صحت مند احباب جن کی عمر 40 تا 45 سال ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنے صدر اور امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ 10 جنوری 1998ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں بالمشافہ مل لیں ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی ڈیوٹی اور ماہانہ مشاہرہ ملاقات میں طے کر لیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات اس سال 18- اپریل کو غیر جماعتی بنیادوں پر کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلدیاتی الیکشن سے قبل 2- مارچ سے 18- مارچ تک مردم شماری اور خانہ شماری کا کام مکمل جائے گا۔ کابینہ نے وزارت بجلی و پانی کی طرف سے بجلی کے کنکشن کے لئے سیکورٹی کی رقم میں اضافے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور واپڈا کو بجلی چوری اور ضیاع روک کر خسارہ پر قابو پانے کے لئے سخت اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ تمام زیر التوا مقدمات کی بلا تخصیص سماعت ہو گی انہوں نے کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ پلاٹوں کا حصول اور تقسیم ہمارا سیاسی کلچر بن چکا ہے۔ 1985ء میں انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے اور حکومت نے پلاٹ تقسیم کئے شاید اس بندر بانٹ میں جج صاحبان نے بھی پلاٹ لئے ہوں تاہم یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے۔ انہیں پلاٹ لینا چاہئے تھا یا نہیں تاہم یہ برائی معاشرے پر محیط ہے۔ اور جج بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں انہوں نے کہا کہ جج کا تقرر متنازعہ ہو تو فیصلہ عدالت ہی کرے گی۔

○ حکومت نے اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ تنخواہ 50 فیصد اور بعض مراعات سو فیصد بڑھا دی جائیں گی سمری ایوان صدر میں منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ نئے پیکج کے تحت ہائی کورٹ کے ججوں کا ہاؤس رینٹ بڑھا کر 13 ہزار اور تنخواہ 17 ہزار سے بڑھا کر 26 ہزار روپے کر دی جائے گی۔ قبل ازیں ریٹائر ہونے والے صرف ان ججوں کو پنشن ملتی تھی جنہوں نے 5 سال سے زائد کام کیا ہو۔ اب یہ مدت کم کر کے 3 سال کی جا رہی ہے۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ کے بیٹے عرفان تارڑ کی متحدہ عرب امارات میں بطور کمرشل اتاشی تقرری کو وزیر خارجہ گوہر ایوب سے خفیہ رکھا گیا ہے جس پر وزیر خارجہ نے احتجاج کیا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے خارجہ امور میں مسلسل دخل اندازیوں کی وجہ سے وزارت سے مستعفی ہونے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ گذشتہ ایک ماہ سے تقرریوں کی تمام فائلیں براہ راست وزیر اعظم سیکرٹریٹ بھجوائی جا رہی ہیں۔ گوہر ایوب خان نے وزیر اعظم کے پاس کئی بار شکایت کی کہ صدیق کانجو وزیر مملکت وزارت خارجہ میں مداخلت کر رہے ہیں۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے اپنی اقامت گاہ پر علماء کرام کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ وہ پاکستان میں شریعت کی بالادستی کے لئے کام کریں۔ علماء کرام نے صدر مملکت کو بھرپور یقین دلایا کہ وہ ملک میں اسلامی نظام کے سلسلہ میں ان سے بھرپور تعاون کریں گے۔ کیونکہ آپ جیسا نیک۔ شریف اور محب وطن صدر قوم کو ملا ہے۔ علماء کے وفد کی قیادت صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کی صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اس کے بغیر یہ سرزمین گل و گلزار نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قرآن و سنت کا نفاذ یقینی بنایا جائے۔ علماء مشائخ ہماری رہنمائی کریں۔ میڈیا میں اسلامی اقدار اور احیاء کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

○ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور اپوزیشن کی چند جماعتیں ملک کے نئے صدر رفیق تارڑ کے خلاف تحریک چلانے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ یہ تنظیمیں رفیق تارڑ کو بنیاد پرست قرار دے کر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر حکومت کے لئے مشکلات پیدا کریں گی۔ ہفت روزہ ندائے ملت نے ایک تازہ شمارے کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جناب رفیق تارڑ کے انتخاب پر ملک کے لادین اور سیکولر حلقے کافی پریشانی میں مبتلا ہیں۔

○ نئی دہلی سے شائع ہونے والے روزنامہ "ملاپ" نے محمد رفیق تارڑ کے صدر منتخب ہونے پر پانچ کالمی شہ سرخی جمائی جو کچھ اس طرح ہے۔ "مولانا رفیق تارڑ پاکستان کے نئے صدر چن لئے گئے۔ خبر کی تفصیل میں بھی انہیں مولانا رفیق تارڑ ہی لکھا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر مواصلات اعظم خان ہوتی نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ موٹروے پر آنے والی بھیڑ بکریاں ہضم کر لیں۔ اور رمضان المبارک کے دوران اس سے افطاری کا انتظام کر لیا جائے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاری کے لئے حالات غیر موافق ہو چکے ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایک خلیجی اخبار کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ بے نظیر سے کوئی جھگڑا نہیں۔ میں نے تو بھارت جیسے ملک کے ساتھ امن کے مذاکرات شروع کئے ہیں۔ کسی کی ذات سے کس طرح عناد رکھ سکتا ہوں۔

○ محکمہ تعلیم پنجاب نے وزیر اعظم کے نام پر شائع جانے والی کتاب "قائد پاکستان نواز شریف" کو پنجاب کے تمام کالجز، سکولز، لائبریریوں اور دیگر سرکاری اداروں کے لئے منظور کر لیا ہے۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر عابد حسن منٹو نے کہا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کا متوازی عدالتی نظام منسوخ کیا جائے۔ وزیر اعظم کو آمر بنانے والی کوئی ترمیم قبول نہیں کریں گے۔

○ بزرگ مسلم لیگی رہنما نواب زادہ عبدالغفور ہوتی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ہیں۔

○ متاثرین کو اپریٹو کو 30- جون تک 50 ہزار روپے تک ادائیگی کر دی جائے گی۔ مریض اور بچیوں کی شادی کرنے والے متاثرین کو ترجیحی بنیادوں پر ادائیگی ہو گی۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے کواپریٹو نے بتایا کہ تاج کمپنی کے متاثرین کے معاملات بھی حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکوڈیشن بورڈ اگر زیادتی کرے تو مجھ سے رابطہ کیا جائے۔

○ انجمن تاجران لاہور (غیر جانبدار گروپ) نے کہا ہے کہ سیلز ٹیکس مؤخر نہیں واپس لیا جائے ورنہ تحریک چلائیں گے۔

○ افغان حکومت نے دس ہزار طلباء کو فوجی خدمت کے لئے طلب کر لیا ہے۔

○ ایران نے کہا ہے کہ الجزائر میں قتل عام اسلام کے خلاف مغرب کی سازش کا حصہ ہے۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سربراہ جن کی جماعت بابری مسجد گرانے کی ذمہ دار ہے نے کہا ہے کہ مسلمان ہمیں ووٹ دیں۔ ایک کی جگہ دو مسجدیں بنا دیں گے۔ مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی دی جائے گی۔

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 58 کھاتہ نمبر 381 خسرہ نمبر 137 برقبہ دس مرلے واقع محلہ دارالفتوح ربوہ ضلع جھنگ جس پر چاردیواری اور گیٹ موجود ہے کی فروخت مقصود ہے۔ خواہش مند حضرات فون نمبر 213029 پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

متخصص علاج امراض
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ ● پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت یکماہ

خوشخبری ہر قسم کی بچگانہ - لیڈیز اور مردانہ ورائٹی
مثلاً شلوار قمیض (مردانہ / بچگانہ / لیڈیز)
پینٹ شرٹ - فراک - پینٹ کوٹ - اونی ملبوسات وغیرہ
شہزاد گارمنٹس محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
212039

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:-
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 212464/0361 - 7750609
• راولپنڈی - اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
فون دفتر: 213115

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
213100

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834